

بے نظیر

سنگروں پہ ان دنوں شباب بے نظیر ہے
یہ محنت جو قوم کو ملے ہیں بے نظیر ہیں
خدا کا فضل ہو گیا جو فضل حکمران بنا
وطن کی حکمرانیاں جو عورتوں کو مل گئیں
یہ قوم کبھ رہی ہے اک عذاب بے نظیر کو
نواز نے لکھا ہے خط سنا ہے بے نظیر کو
نہ اسکو فکر دین کی نہ غم اُسے عوام کا
وطن کے دوستوں سے دشمنوں کی صف طویل ہے

بت سے نوجوان دلوں کا خواب بے نظیر ہے
ہوا ہے قوم کا جو احتساب بے نظیر ہے
نواب کی توہات کیا نواب بے نظیر ہے
تو دیو بند کو ملا ثواب بے نظیر ہے
اگر ہے یہ عذاب تو عذاب بے نظیر ہے
نواز کو ملا ہے جو جواب بے نظیر ہے
ہوئے یہ رہ نما جو بے نقاب بے نظیر ہے
یہ فلسفہ جناب کا، جناب بے نظیر ہے

وطن پہ ہم کو شوق ہے کہ وہ بہار دیکھ لیں

ہر ایک لب پہ کھل اٹھے گلاب بے نظیر ہے

پینکی

تو بہ تو بہ ملک میں کیسی آگ لگائی پینکی نے
لندن پیرس واشنگٹن، بیجنگ تہران اور جدہ میں
پہلے جھٹا اپنی ماں کا کیا سیاست میں اُس نے
جس کے ہاتھ میں ڈانڈا ہو گا بھینس اسی کی اب ہو گی
پہلے کیا اس قوم میں ڈاکو کم اُس نے موس کئے
کیوں ناراض ہو آخر اک دن ملک سے باہر بھیج دو گے
فضل الرحمن اور نصر اللہ جیسے قوم کے رہبر ہیں
جانے کیوں اُس وقت مجھے یاد آئے ہیں مفتی محمود

کچھ عرصے میں کر ڈالی کتنی مہنگائی پینکی نے
قوم کی دولت اپنی تھی سو خوب لٹائی پینکی نے
پھر قربان کیا کرسی پر اپنا بیانی پینکی نے
ماشاء اللہ کیسی یہ قندیل جلائی پینکی نے
چھوڑ دیا ہم لوگوں پر نصرت کا جوانی پینکی نے
اسی لئے تو بھگلوں کی تعمیر کرائی پینکی نے
کیا کیا تحفے قوم کو دے ڈالے بھر جاتی پینکی نے
جب ٹی وی پر ڈیڑھ کی تصویر دکھائی پینکی نے

کاشف اب کشمیر کو شاید بھول ہی جانا بہتر ہے

کیوں چھپر مٹی ہے "سیٹی ویٹی" کی شنائی پینکی نے